نہیں پڑی، جو ثابت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے درست فرمایا تھا: مملکت کفر پر تو قائم رہ سکتی ہے، ظلم پر نہیں۔ امریکی ناانصافی اور ظلم اب اس انتہا پر پہنچ چکا ہے، جہاں قانونِ الٰہیہ حرکت میں آتا ہے۔ افغانستان اس کے استبداد کا قبرستان بنے گا۔

سرحد و ثغور پر انڈیا کا ہجوم اتحاد میں اندرونی طور پر عمران خان کا برپا کردہ فتور اور افغانستان میں اشرف غنی کا وجود اہل پاکستان کیلئے ایسے مسائل ہیں جن پر سنجیدہ اہل الرائے کو ضرور نظر رکھنا چاہیے۔ مگر ہم کیا کہیں کہ ہمارے دانشوروں کی کوششوں کو تنہا سلیم صافی سبوتاژ کر رہا ہے۔ اللہ جانے اسے کیا ہو گیا ہے کہ سوال گندم، جواب چنا کے مصداق پوچھا کچھ جائے، جواب میں راہداری کے مغربی روٹ کو لے بیٹھتا ہے۔ وہ وزیراعظم کو وسطی پنجاب کا وزیراعظم کہتا اور باقی سارے پاکستان کا ترجمان خود بن بیٹھا ہے۔ ایسے میں اتحاد بین المسلمین کو برقرار رکھنا سنی اور شیعہ دونوں کا فرض عین؟ یعنی اسلامی فرض بنتا ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ختم نبوت کے جلسہ میں شیعہ، سُنی پہلو بہ پہلو بیٹھے تھے۔ یہ جذبہ برقرار رکھا جائے تو محرم الحرام خیریت سے گزر جائے گا۔ شیعہ قومی سلامتی اور ملکی امن وامان کی خاطر ہماری ایک مخلصانہ تجویز مان لیں تو یہ اتحاد قائم رہ سکتا ہے۔ ہم ان سے کوئی بڑا مطالبہ نہیں کرتے بلکہ ان کی توجہ اس حساس مسئلہ کی طرف دلاتے ہیں جس سے اتحاد کا نقصان ہوتا ہے۔ وہ اپنے عقیدہ تبریٰ کے اصلی اور لغوی مفہوم کے مطابق عمل کریں اور بس یہ مفہوم خاموشی، لاتعلقی اور علیحدگی ہے۔ وہ اصحاب کرام و ازواج مطہرات رضی اللہ عنہم کے بارے میں خاموشی اور لاتعلقی کی پالیسی اپنائیں یہی لغوی مفہوم ہے جس میں سبّ و شتم کا کوئی مفہوم شامل نہیں ہے۔ اپنے مقررہ روٹس پر رہیں۔ باقی ذمہ داری ہماری۔ ان شاء اللہ اتحاد بین المسلمین قائم دائم رہے گا۔

تحفظ حرمین شریفین

ہم اللہ تعالیٰ کو اپنے سمیت ہر چیز کا حافظ و ناصر مانتے ہیں مگر اتنا ضرور عرض کریں گے کہ اب کوئی لشکر ابابیل بیت اللہ شریف حرم مکہ اور مسجد نبوی شریف، حرم مدینہ کی حفاظت کیلئے نہ آئے گا کیونکہ یہ سارے کام مسلمانوں کے ذمہ ہیں۔ ہم اس ضمن میں اپنے پچھلے شمارہ میں مفصل اظہار خیال کر چکے ہیں۔ اس کیلئے ہمیں خود ہی کچھ کرنا ہے۔ ہاں جب ہم خود کچھ کریں گے تو نصرت الٰہیہ بصورت ملائکہ ہمارے ہمراہ ہوگی۔ یہ وقت کسی مسلکی بحث کا نہیں بلکہ ہر کلمہ گو پر فرض ہے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اس فریضہ کی بجا آوری کیلئے

فکری اور عملی طور پر میدان عمل میں موجود ہے۔ شیعہ اسلام اور سنی اسلام آپس میں بھائی بھائی ہیں اسلام دونوں کے وجود، بقا اور سلامتی کا ضامن ہے۔ اگر سعودی عرب اور ایران تحفظ حجاز مقدس اور حرمین شریفین مکی و مدنی کے نقطہ پر جمع نہ ہوئے تو ہمیں خدشہ ہے۔

تمہاری داستان تک نہ ہو گی داستانوں میں

امریکہ سرتوڑ کوشش کر رہا ہے کہ ایران کو پاکستان اور سعودی عرب سے دور کر کے انڈیا سے جوڑ دیا جائے۔ انڈیا پاکستان کو تنہا کرنے کی پالیسی پر تیزی سے عمل پیرا ہے۔ گوادر اور چاہ بہار دونوں اسلامی بہنیں ہیں۔ ان کے درمیان انڈیا چوہدری بن کے بیٹھ جائے تو ایران اور پاکستان کی مسلمانی ضرور اپنی بدنصیبی پر ماتم کرے گی۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ ایران کی قیادت اس قیامت کی گھڑی میں اس مسئلہ پر سنی، شیعہ کے حوالے سے نہیں بلکہ اسلام کی عینک سے نظر ڈالے گی۔

سبط نبی اور کوفی

10 محرم کو پور بتولؓ جنہیں اقبال نے بستان رسول کا سرو آزاد کہا ہے، شہید ہوئے۔ مدتوں شیعانِ پاکستان اپنی عزاداری میں پنجابی کا یہ مصرعہ پڑھتے رہے ہیں۔

شبیر دیاں حیداراں نے کوفے دا بہانہ نہیں منا

ہم تواتر سے ہر محرم میں اس شہادت مظلوم کا رشتہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی مظلوم شہادت سے جوڑتے آئے ہیں کہ قتل کا جو سلسلہ سبائی کوفیوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت سے شروع کیا وہی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنی لپیٹ میں لیتے ہوئے کربلا میں سیدنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور ان کی اولاد و اعیان و انصار کے خونِ ناحق پر منتج ہوا۔ یہ زخم جسد اسلام پر اتنا گہرا ثابت ہوا کہ جس کے اثرات آج تک باقی ہیں اور اسلام ہمیشہ کیلئے دو ٹکڑے ہو کر سنی اور شیعہ ہو گیا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں ہی دشمنان اسلام کا ہدف تھے مگر اول الذکر رتبہ شہادت پا گئے۔ جبکہ موخر الذکر کیلئے پروانہ شہادت دربار حق سے جاری نہ ہوا تھا اور وہ بچ گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شہادت گو کہ اپنے مقام پر بڑی سعادت تھی مگر سرمایہ اسلام میں نقصانِ عظیم تھی۔

تاریخ کربلا پر، کربلا کے ذمہ داروں نے ہی اس قدر تعصب کی گرد بٹھا دی ہے اور واقعات باہم